متحدہ اسلامی کانفرنس کا

خطبہ استقبالیہ

پیش کردہ: حضرت مولانا سمیع الحق

رئیس الجامعۃ الحقانیہ و قائد جمعیت علماء اسلام

۱۵ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ بمطابق ۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء بروز بدھ

منعقدہ ایوان شریعت ہال دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

نحمده تبارك و تعالى و نصلي وسلم على رسوله الكريم وعلى اله و اصحابه وأتباعه اجمعين۔

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، راہنمایان ملت اور زعماء قوم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

سب سے پہلے آپ سب بزرگوں، حضرات اور احباب کا شکر گزار ہوں کہ شدید سردی کے اس موسم میں گوناگوں مصروفیات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ملک کے دور دراز علاقوں سے ہماری دعوت پر اس دیہاتی ماحول میں تشریف لائے اور عالم اسلام کے خلاف استعماری قوتوں کے فرعونی عزائم کی سنگینی کو محسوس کرتے کے ساتھ ساتھ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کے حوالہ سے دینی حمیت کا مظاہرہ فرمایا

مجھے احساس ہے کہ ہم آپ حضرات کے شایان شان میزبانی کا اہتمام کسی طرح بھی نہیں کر سکیں گے اس لئے تمام انتظامی کوتاہیوں پر معذرت چاہتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ بزرگ اس عظیم مشن اور ہدف کی خاطر ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر سے نوازیں اور ہمارے اس مل بیٹھنے کو اسلام، عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے بہتر مستقبل کا ذریعہ بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

حضرات گرامی قدر!

اس وقت عالم اسلام کو دنیا کے مختلف حصوں میں جس قدر مشکلات، خلفشار اور مسائل و مصائب کا سامنا ہے ان کو سامنے رکھا جائے تو ان سب کے پیچھے ایک بات قدر مشترک کے طور پر دکھائی دیتی ہے کہ امریکی استعمار اور اس کے حواری طے شدہ منصوبے اور منظم پروگرام کے تحت امت مسلمہ کو استعماری شکنجے میں جکڑے

رکھنے اور اس کو اپنے وسائل اور صلاحیتوں سے محروم کر کے مستقل غلامی کے جال میں قابو کرنے کیلئے اپنی تمام تر قوتوں، وسائل اور توانائیوں کو وقف کر چکے ہیں۔

دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشیا کے روز افزوں خلفشار کا مسئلہ ہو، مشرق وسطی میں عربوں سے تیل کی دولت طاقت کے زور سے ہتھیا لینے کی بات ہو، جنوبی ایشیا میں پاکستان کو اس کے نظریاتی تشخص، ایٹمی توانائی اور عسکری قوت سے محروم کر دینے کی تگ و دو ہو یا جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج کی امین طالبان حکومت کو بے دست و پا کر کے امریکی عزائم کے سامنے جھکا دینے کی مذموم مہم ہو ان سب کے پیچھے امریکہ اپنی پوری شیطانی قوت کے ساتھ رقصاں دکھائی دیتا ہے اور اقوام متحدہ اور مغربی ممالک امریکہ کے بے دام غلام کی طرح اس کے مکمل آلہ کار کا روپ دھار چکے ہیں اور اب تو مشرق وسطی میں فلسطینی مہاجرین کو ان کے علاقوں میں واپس جانے کے جائز حق اور بیت المقدس سے کلیتہً محروم کر دینے کا واضح اعلان اور سلامتی کونسل کی قرارداد کے ذریعہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کر کے امریکہ نے عالم اسلام کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کر دیا ہے۔

میں اس سلسلہ میں آگے بڑھنے سے قبل تاریخ کی اس عجیب ستم ظریفی کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ افغانستان کے دیندار اور غیور عوام نے روسی استعمار کی فوج کشی کے خلاف علم جہاد بلند کر کے لاکھوں جانوں کی بے مثال قربانیوں کے ساتھ سوویت یونین کو جو کھلے میدان میں شکست فاش دی ہے اس سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ نے اٹھایا ہے اور نہ صرف یہ کہ جہاد افغانستان کے نتیجہ میں روس کی شکست کے بعد امریکہ کی واحد عالمی چودھراہٹ قائم ہوئی ہے۔ بلکہ لاکھوں افغانوں کے خون کے صدقے جرمنی متحد ہوا ہے، یورپ کو اتحاد نصیب ہوا ہے۔ بالٹک ریاستوں کو آزادی ملی اور وسطی ایشیا کی ریاستیں کسی کوشش کے بغیر آزادی سے ہمکنار ہوئی ہیں اور پاکستان کو روسی جارحیت کے مسلسل خطرہ سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی گیارہ سو میل لمبی شمال مغربی سرحد محفوظ ہو گئی ہے۔ لیکن ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ جہاد افغانستان اور لاکھوں افغان عوام کے خون کو نقد کیش کرانے والے بیشتر ممالک اور اقوام خود ان افغان عوام کو ان کی جدوجہد اور قربانیوں کے منطقی ثمرات سے محروم کرنے پر تل گئی ہیں۔

حضرات محترم!

سلامتی کونسل نے امریکہ کے ایماء پر افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کر لیا ہے۔ طالبان حکومت کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی دیگر مسلم حکومتوں کی طرح اسلام کو زبانی جمع خرچ کا عنوان بنانے کی بجائے اپنے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کا عزم

کرر کھا ہے اور وہ اس سلسلہ میں کسی تخویف و تحریص یا ملامت کی پرواہ کئے بغیر مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اسی طرح طالبان حکومت نے مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کی بلاجواز موجودگی اور بیت المقدس کے حوالہ سے امریکہ کے مذموم و مکروہ کردار کے خلاف احتجاج کرنے والے عظیم عرب مجاہد اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ کرنے سے انکار کر کے اسلامی حمیت اور افغان روایات کی پاسداری کا ثبوت دیا ہے لیکن اس کی پاداش میں انہیں بالکل اس طرح کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس طرح کی پابندیاں قریش مکہ نے جناب نبی اکرم ﷺ کو قتل کیلئے ان کے حوالہ نہ کرنے پر بنو ھاشم کے خلاف لگائی تھیں اور انہیں مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں مسلسل تین سال تک محصور رہنا پڑا تھا۔ لیکن ان پابندیوں سے اسلام کا راستہ نہ اس وقت روکا جا سکا تھا اور نہ ہی آج روکا جا سکتا ہے۔

آج صورت حال یہ ہے کہ :

☆ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے 'اس کی عسکری قوت کو مفلوج کرنے 'سیاسی خلفشار سے دو چار کرنے اور معاشی طور پر عالمی اداروں کا دست نگر بنانے کے لئے مسلسل اور منظم کام ہو رہا ہے۔

☆ افغانستان کی اسلامی حکومت کو بے بسی کی دلدل میں دھکیل کر اسے مجبور کیا جا رہا ہے کہ وہ مغرب کے ایجنڈے کو قبول کرے اور جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج سے دست بردار ہو جائے۔

☆ مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے تسلط کو مستحکم کرنے اور عربوں سے اس کی بالادستی اور چودھراہٹ منوانے کے لئے امریکی راہنماؤں اور سفارت کاروں نے دن رات ایک کر رکھا ہے۔

☆ امریکہ اور روس افغانستان کی اسلامی حکومت کو ناکام بنانے اور جنوبی اور وسطی ایشیاء میں کسی نئی اسلامی ریاست کے قیام کے امکانات کو روکنے کے لئے متحد ہو گئے ہیں۔

☆ مجاہدین کشمیر اور کشمیری عوام کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط صبر آزما جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کی در پردہ سازشیں اب اعلانیہ کوششوں میں تبدیل ہو گئی ہیں۔

☆ پاکستان کی دینی جماعتوں 'دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کی کردار کشی کی جا رہی ہے اور مغربی اداروں کی امداد سے چلنے والی این جی اوز کو بتدریج ملک پر مسلط کیا جا رہا ہے۔

☆ مشرق وسطیٰ کے تیل کے چشموں کو امریکہ اور اس کے حواریوں کی مسلح فوجوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور امریکی افواج کی موجودگی سے حرمین شریفین کی آزادی اور تقدس کو بھی خطرات لاحق ہو گئے ہیں مگر امریکہ اپنی اس مسلح دہشت گردی پر پردہ ڈالنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے ممالک کی خود مختاری کیلئے جدوجہد کرنے والے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کی کردار کشی کی مکروہ اور

مذموم مہم میں مصروف ہے۔

☆ لیبیا کے خلاف حال ہی میں پابندیوں کی مدت میں توسیع کر دی گئی ہے اور عراق کے عوام کے خلاف وحشیانہ پابندیاں بدستور جاری ہیں۔

☆ چیچنیا میں مظلوم مسلمانوں کے خلاف روس کی فوج کشی اور وحشیانہ مظالم پر اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

☆ پاکستان کو سیکولر ریاست کی شکل دے کر عالم اسلام کی فکری قیادت میں اس کے کردار کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔

ان حالات میں دینی علوم کی ترویج اور جہاد افغانستان کے عظیم مرکز دارالعلوم حقانیہ میں ملک کی اہم دینی جماعتوں کے قائدین اور مختلف مکاتبِ فکر کے زعماء کا یہ اجتماع جہاں ملت اسلامیہ کی دینی حمیت وغیرت کا عنوان بن کر ملک بھر کے عوام کی توجہ اپنی جانب مبذول کئے ہوئے ہے وہاں ہمیں وقت کی نزاکت اور حالات کی سنگینی کا احساس دلاتے ہوئے دعوت عمل بھی دے رہا ہے۔

مہمانانِ ذی وقار!

ان حالات میں ہم یہاں جمع ہیں کہ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کے حوالے سے امارت اسلامی افغانستان کی طالبان حکومت اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت پر دباؤ بڑھا کر انہیں امریکہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے پر مجبور کرنے کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں اور دنیا کی مسلمان حکومتوں کی صورت حال یہ ہے کہ وہ انتہائی بے حسی اور بے بسی کے ساتھ امریکی عزائم اور اس کی اسلام دشمنی سے آنکھیں بند کئے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملائے چلی جا رہی ہیں اسلئے ہماری یعنی ملک کے دینی حلقوں کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ امریکہ کے اس کھلم کھلا اسلام دشمن اور مسلم بیزار طرز عمل کے خلاف نہ صرف رائے عامہ کو بیدار و منظم کرنے بلکہ مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے اور ہوش میں لانے کیلئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل طے کریں۔ اور مشترکہ جدوجہد کا راستہ اختیار کریں اس حوالہ سے ہم موجودہ حالات میں عملاً جو کچھ کر سکتے ہیں اس کا ایک ہلکا سا خاکہ پیش خدمت ہے۔

(۱) بیت المقدس اور افغانستان کے حوالہ سے امریکہ کے موجودہ کردار اور سلامتی کونسل کی افغانستان کے خلاف حالیہ قرارداد کو مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ قرار دے کر ملت اسلامیہ کو اس کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے۔

(۲) دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کو امریکی عزائم کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا جائے اور

اس مقصد کیلئے کم از کم اسلام آباد میں مسلم ممالک کے سفیروں سے دینی قائدین کے بھرپور وفد کی ملاقات کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) رائے عامہ کو منظم کرنے اور عوامی احتجاج کو آگے بڑھانے کے لئے مشترکہ فورم تشکیل دے کر مسلسل اور مربوط رابطہ عوام مہم کا آغاز کیا جائے۔

(۴) امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے۔

(۵) طالبان کی اسلامی حکومت کی مالی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو توجہ دلائی جائے اور اس سلسلہ میں عوام کو ترغیب دی جائے کہ وہ براہ راست افغان سفارتخانہ سے رابطہ کر کے افغان بھائیوں کی بھرپور امداد کریں۔

(۶) افغانستان کی تعمیر نو اور وہاں سرمایہ کاری کے لئے کاروباری حضرات کو توجہ دلائی جائے۔

(۷) حکومت پاکستان پر واضح کر دیا جائے کہ اگر اس نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کو عملاً بروئے لانے کی کوشش کی تو اسے ملک کے دینی حلقوں کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا بالخصوص سرحدات کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے نام نہاد مبصرین کی سرگرمیوں کو قبائل کے غیور مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے اور ان علاقوں میں آنے والے غیر ملکی مبصرین اور اہل کاروں کی جان کے تحفظ کی ضمانت دینا مشکل ہو جائے گا اسلئے حکومت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے ملک کے عوام کے جذبات کو نظر انداز کر کے کوئی قدم اٹھانے سے گریز کرے ورنہ نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

اس لئے میں آپ حضرات کی طویل سمع خراشی پر معذرت چاہتے ہوئے گزارش کر رہا ہوں کہ امت کی راہنمائی اور ملت کی قیادت کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے مشترکہ لائحہ عمل اور پروگرام کی طرف راہنمائی فرمایئے اور خاص طور پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے افغانستان کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے اور لیبیا کے خلاف پابندیوں کی توسیع کے اعلان کی روشنی میں دینی قوتوں کے اجتماعی کردار کا تعین کر کے آگے بڑھیے! تاکہ عالمی کفر و استعمار کی اس یلغار کا راستہ روکنے میں ہم اپنے دینی و ملی فریضہ کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہو سکیں اور اپنے مظلوم اور غیور افغان بھائیوں کیساتھ اس مشکل وقت میں ہم آہنگی اور یکجہتی کے اظہار کیساتھ ساتھ انکی مشکلات میں کمی کیلئے عملی تعاون کی بھی کوئی راہ نکال سکیں۔ خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع ملت کی توقعات پر پورا اترے اور ہم عالم اسلام کے خلاف امریکہ کے اس اعلان جنگ سے نمٹنے کیلئے ملک و قوم کی صحیح اور بروقت راہنمائی کے دینی فریضہ سے کماحقہ عہدہ برآ ہو سکیں۔ آمین